Digitized by Khilafat Library Rabwah.

حقوق سب محفوظ ہیں

(۱۶۵)

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر چہارم لغایت ہفتم
و نمبر یازدہم و دوازدہم

جلد ۱۳

بابتہ ۱۹۰۸ء مطابق سنہ ۱۳۲۶ھ عیسوی

اس دفعہ کی اشاعت میں تین مضمون جداگانہ نکلے ہیں۔

فتوے علمای پنجاب و ہندوستان

(بحق)

مرزا غلام احمد ساکن قادیان

جو اس مجموعہ چھ نمبروں (۴-۵-۶-۷-۹-۱۰ و ۱۱ و ۱۲) میں چھپا ہے۔ ان چھ نمبروں کی قیمت روسائے عظام سے روپیہ عام اغنا سے (۳) توسط اہل وسعت سے (۲) کم وسعت لوگوں سے (۱) ہے۔ جو خرید کر مفت بانٹنے اس سے ایکروپیہ ۱۰۰

(۲)

مباحثہ لدھانہ

جو تین نمبر (۸-۹-۱۰) میں چھپا ہے اور اسکی قیمت حسب شرح مراتب بالا سے روپیہ ۱۰۰ روپیہ ۱۰۰ ۸ر

(۳)

جواب فیصلہ آسمانی

جو چار نمبروں میں بطور اسکے چھپا ہے اور اسکی قیمت حسب شرح مراتب بالا ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۸ر

بسعی محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنۃ (اشاعۃ السنۃ پریس لاہور میں طبع ہوا) - بٹالہ ضلع گورداسپور

مژدہ

ہمارے ممبر نمبر پنسل
قابل جلیل ہر ولی محمد آفیسر
راب نرس ہیگنگھم کا
مسلمانوں کو ممنون ہونا
چاہئے۔ کہ انہوں نے کاربانے
کے رزین ایک رسالہ تیار کیا
فرمایا اور اپنے خرچہ خاص سے
طرح سے چھپوایا ہے
بنکا نام ہے اعلام الحق
الصریح بتکذیب مسیلمۃ
المسیح اور اس نے
حوصلہ کا یہ شکر ادا کرنا چاہئے
کہ اس رسالہ کو خرید کر
اور اس کی قیمت
آئندہ ورد کا دیانی کے
لیے ورد زبان اسکی قیمت
منہ محصول ڈاک سمیت
یہ رسالہ مصنف سے ا
دہلی کے مطبع انصاری
سے مل سکتا ہے۔

مژدہ دیگر

مولوی عطاء اللہ
بلقادیانی اور صدر
دہلی جواب عرض
اسی مطبع انصاری
چھپوا دیں حقیقت
جہاں پر ہیں
یہ تمام رسالہ ہی
فوٹو

فتوی علماء پنجاب و هندستان

بحق

مرزا غلام احمد ساکن قادیان

تمہید

کادیانی نے اپنے رسالہ فتح اسلام میں اپنے مسیح موعود ہونیکا دعوی کیا تو اس سے اہل اسلام کی چشک میں ایک عالم شور برپا ہو گیا۔ اس شور کو مٹانے اور اس کی تردید کی تردید کے لئے اس نے ایک رسالہ توضیح مرام مشتہر کیا۔ تو اس آگ پر اور تیل پڑ گیا۔ اور بھڑک اٹھی۔ تو اس نے توضیح مرام میں اپنے مسیح موعود ہونیکا ہی دعوی کیا۔ اور علاوہ بران بہت سے عقائد کفریہ کا اظہار کیا۔ جو عقائد اسلام کے بالکل مخالف ہیں۔ اور قطعاً کفر ہیں۔ تو ضیح مرام کے نتیجہ یہ۔ فلاسفہ۔ نیچریہ۔ یہود و نصاری کے عین مطابق و موافق۔ اس رسالہ کی اشاعت سے جو شور بڑھا تو اسکے ازالہ کرنے اپنے ایک اور رسالہ ازالہ اوھام کے بعض حصص و مضامین کو اپنے حواریوں میں متداول کیا۔ اور انہوں نے بذریعہ رسائل و مجالس انکو پبلک میں مشتہر کیا۔ ان ضمائم سے اس شور کی بجائے تسکین ہونی تھی اور آگ پر کیروسن آئیل (مٹی کا تیل) ڈالا گیا۔ کیونکہ اس رسالہ میں اسنے دعوی رسالت اور نبوت کا بھی دعوی کیا ہے۔ رسالت بھی کیسی! جسکی بشارت و شہادت نص قرآن اور بشارت رسول باقی من بعدی اسمہ احمد) میں آچکی ہے۔ اور علاوہ بران بہت سے کفریات کا ذھوا کلا۔ معجزات حضرت مسیح وغیرہ انبیاء سابق کو تاویل و تحریف انکار کیا حضرت مسیح و غیر انبیاء خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب تقیا اور انکو اتباع باصفا پر علم فہم میں فوقیت کا دعوی کیا اور ان سب کی توہین کا ارتکاب کیا پھر تو وہ شور عالم گیر ہو گیا اور چاروں طرف سے نعرہ تکفیر و تفریق بلند ہونے لگا۔ ان رسائل تلفیقیہ کے ہر ایک کادیانی نے اپنا ایمان دیکھا۔ تو اشاعت رسالہ توضیح مرام ہی کیوقت سے جسکا کادیانی نے ۱۹۰۱ء میں اشتہار دیا۔ اگر شہ ۱۹۰۰ء میں اشتہار کیا کہ علماء وقت جب تک میرے ان عقائد و مقالات بین مشکوکہ کفر و گمراہی سمجھتے ہیں مجھسے بیعت نہ کریں جب تک اپنی زبان کو تکفیر اور طعن سے روکے رکھیں۔ اور اس بیعت کی ایسی پیچیدہ اور مشکل اور ناممکن الوقوع شروط مشروط و مقید کر دیا کہ نہ وہ خود طعن و تکفیر سے باز آئیں اور نہ بیعت ہو سکے جس سے اسکا مقصد یہ تھا کہ جتنے دن تک بیعت نہ ہو سکے اپنے دعاوی کا کچھ نہ کچھ اظہار کرتا رہے۔ علماء وقت نے وقتاً فوقتاً اسکی ان جائز شروط کا ابطال اور جائز کی تسلیم و اقبال بھی بیعت کے لئے مستدعی کا اظہار کیا۔ مگر کادیانی سے بجز گریز و جراء کا اصلی مقدار و مقصد نہ تھا۔ کچھ ظہور میں نہ آیا۔ یہانتک کہ قضاء و قدر نے اسکو اس دوڑ سے اور بھاگ کر سانہ جہاں سے اٹھا کر پنجہ میں پھنسا دیا۔ اور لودھیانہ کی متعدد مجلسوں میں ہلا اس سے بیعت کا ارادہ کیا جسکی کیفیت زیبوز جلد ۱۳ میں شائع ہوئی ہے۔ ان بیعت میں جو اشنے نکتہ و ہزیمت پائی وہ ناظرین پر مخفی نہ ہوگی۔ مگر انکی دلیری اور بہادری کو دیکھو اور اسپر سر آفرین کہو کہ شکست پاکر بھی وہ دعوے بیعت سے دست بردار نہ ہوا اور آخر تمام گیارہ سال کے بعد ۱۹۰۸ء میں پھر بیعت کا ارادہ کیا۔ اور دہلی میں بیعت کا رکھم ٹھوک کر بیٹھ گیا۔ اسپر دہلی کے پنجگیر انکا تعاقب کیا گیا۔ اور انکی جلد شروط جائزہ کو نظر انداز کر کے نظری بیعت کا تہتا دیا گیا تو پھر بیعت سے انکار کیا جسکی تفصیل زیبوز جلد ہذا میں ہے۔ مگر پھر اسکی شرم و حوصلہ کو دیکھو اور اسپر ہزار آفرین کہو کہ دہلی سے بھاگ کر لدھیانہ میں آیا۔ پھر وہ اس شکست و ہزیمت کو بھول گیا۔ اور ایک اعانی فضلہ (جو درحقیقت شیطانی فضلہ ہے) اسنے لکھ مارا۔ اور انہیں پھر بیعت کا دعوی میں بیٹھا اور ناممکن الوقوع شروط کو پیش کرنے سے اسکے بیعت سے مایوس ہو چکا تھا۔ قطع حجت کادیانی کی غرض سے ارادہ کے بیعت تک کی حتی من تمام علماء اہل اسلام کی رائے ظاہر و مشتہر کرنے کے بعد کارروائی اور جب لدھیانہ کے بیعت کو وہ ناتمام چھوڑ کر بھاگا۔ اور اگر بھی بابری نے جلد ہو کر یا بنجاعت کسار نے بمقام دہلی ہو پنجگیر ایک استفتاء مرتب کیا جسمیں کادیانی کے خیالات و مقالات درج کر کے انکی بقدر ضرورت شہادت کے لئے اصل عبارات اسکی تصنیفات کو بقید صفحات نقل کر دیا۔ اور اس استفتاء کا جواب بقید اسلاف حجت الخلف شیخنا و شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ سے حاصل کیا اور پھر ایک عام فراز دہلی تا بقریب کلکتہ و بمبئی و بلوچستان وغیرہ اختیار کر کے اکثر شہر و بلاد ہندوستان کے علماء و فضلا مختلف مذاہب کی توافق رائے حاصل کیا پھر لاہور ہو پنجگیر اس استفتاء اور اسکے جواب کو رسالہ کی صورت چھپوا کر اور مقامات ہندوستان و پنجاب میں کادیان خاکسار خود نہیں پہنچا تھا۔ بتہ اول کیا اور اسپر سکنہ کادیان مقامات کی شہادات و تائیدات کو ثبت کرایا۔ یہ فتوی بدرجہ محل اتفاق علماء ہندوستان و پنجاب ہو چکا تھا مگر اسکی اشاعت عام میں اسپر وجہ سے توقف ہوا تو اسوقت

اگر کاویانی کو ان باتوں کی نسبت جنکو علماء وقت نے کفر و ضلالت کا دیانی پر دلیل ٹھہرایا ہے۔ کچھ شک ہو تو اسکو مجمع علماء میں پیش کرے۔ اور انمیں مباحثہ کرنا چاہتا ہے تو کرے۔ اور اس بیالہ تکفیر و تضلیل کو جو اتفاق علماء اسکے لئے تیار کیا گیا ہے کسی حیلہ سے ٹلا سکتا ہے تو ٹلا دے یعنی ان باتوں کا اپنی تصانیف میں پانا سمجھا۔ یا گروہ انمیں موجود ہیں تو انکا موجب کفر و ضلالت ہونا ثابت کردے۔ الحزی و الخاس امر کی طرف اسکو جواب فیصلہ المعانی میں بلایا گیا۔ اور اس جواب کو چھاپ کر اسکے پاس بھیجا گیا۔ اور بقدر مدت جواب تک اشاعت تکفیر کو ملتوی کیا گیا۔ مگر جو ہی اسنے اسطرف رخ کیا۔ اور مباحثہ کا نام لیا ہی چھوڑ دیا۔ لہذا اس تفویض کا اب عام اہل اسلام میں مشتہر کرنا ضروری سمجھا گیا تا کہ فتوے سے پہلا چند تمہیدی امور کا بیان فرمدی ہو۔ ناظرین پہلے انکو ملاحظہ فرمائینگے تو فتوی سے زیادہ حظ اٹھائینگے۔

امر اول اس مجموعہ فتاوی میں گو کاویانی کی بڑے زور و شور سے تکفیر ہوئی ہے۔ مگر اصل سوال اور اسکے پہلے اور اصل جوابوں میں کفر کا دیانی کا تعرض نہیں ہوا اصل سوال صرف یہ ہے کہ عقائد کا دیانی مندرجہ سوال اسلامی عقائد ہیں یا نہیں۔ اور ان عقائد میں کا دیانی پابند ہو پر و اسلام ہے یا اسکی پابندی سے خارج ہے۔ اور ایسے عقائد والا۔ دلی۔ مجدد۔ ملہم۔ محدث ہو سکتا ہے۔ یا وہ ان عقائد کے سبب دجال کہلانے کا مستحق ہے۔

اسکا اصل جواب جو حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی طرف سے ہے۔ صرف یہ ہے کہ یہ عقائد اسلامی نہیں اور کاویانی ان عقائد میں پابندی اسلام سے خارج ہے۔ اور ایسے عقائد والا محدث۔ مجدد۔ ملہم۔ ولی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ بمنزلہ دجالین ایک جال ہے۔ اس جواب کی تائید و شہادت میں جو اور فتوے و جوابات لکھے گئے ہیں۔ انمیں بڑے زور و شور سے کاویانی کی تکفیر ہوئی ہے۔ اصل سوال اور اسکے پہلے جواب میں اس تکفیر سے اس غرض سے تعرض نہیں کیا گیا۔ کہ اس جواب میں کسی شخص کا اختلاف نہو۔ اسمیں کاویانی اور اسکے عقائد کا کہ جسے کہ وہ بے حال و حکم بیان ہوا ہے۔ تا کہ اس سے اور کوئی کمی نکے۔ زیادتی جو بقدر کوئی مناسب سمجھے عمل میں لاوے۔ بھی وجہ ہے کہ جو علماء کاویانی کو کسی حاص وجہ کا کافر نہیں کہتے صرف متدین اور گمراہ جانتے ہیں انہوں نے بھی اس جواب سے اتفاق کیا۔ اور اسکے عقائد کو خطا و گمراہی قرار دیکر بظاہر کہا کرہ عقائد اسلامی عقائد نہیں۔ اور جو علماء اسکو کافر و مرتد۔ زندیق۔ و منافق جانتے ہیں انہوں نے اصل جواب پر بہت کچھ بڑھایا اور اسکو اچھی طرح کافر بنایا۔ اور دل کھول کر اپنی علم و حکم کا زور دکھایا۔ لہذا یہ مجموعہ فتاوی اسوقت کے دو فرقہ کے مسلمانوں کے (۱) ٹی روشنی فکر خیالات کو جنکیں جدید فیشن کے مہذب کہلاتے ہیں۔ اور وہ لفظ کفر کو کافر کے استعمال کو خوا مخواہ کیسا ہی بامحل و بمحکم قوم کسی کے حق میں سند نہیں کرتا اور وہ دنیا میں کسیکو سچا نبیا۔ علیہ السلام سمجھو خواہ شک قطعی احکام حلال حرام کا فرانمیں جانتے اور موجودہ تجدید و احکام اسلام کو ان سوا بیئر غیر مہذب اور وحشی اقوام اور ملکوں کی کچھ مخصوص مناسب سمجھتے ہیں۔ اور اسوقت کے مہذب اقوام کو ان قیود سے آزاد خیال کرتے ہیں۔ (۲) پرانے خیالات کے مسلمان جنکو قسم اول اور فیشن کہتے ہیں اور وہ جا بجا حرام احکام و ہدایات اسلام پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ فتوی کفر سے ایسے ڈرتے ہیں جیسے نیو فیشن کے مہذب غیر مہذب قصور کرتے ہیں)۔ لائق ملاحظہ ہے۔ قسم اول صرف اہل سوال اور اسکے پہلے جواب کو دیکھیں۔ اور کاویانی کے اقوال و عبارات کا قرآن و حدیث کی آیات سے مقابلہ و موازنہ کرکے کاویانی کو کافر بیسمی مرتد یہی اتنا کو سمجھیں۔ پھر جو عقائد و مقالات اسنے ظاہر کئے ہیں وہ اسلام کے عقائد نہیں ہیں۔ اور اگر ہیں انکو کچھ خلاف ہو تو اس سے آگاہ کریں۔ اور قسم دوم کے مسلمان ان فیشنوں کو اول سے آخر تک ملاحظہ کریں اور اس زمانہ کو کاویانی کی تکفیر پر طے ہو کر اس سے اپنے ایمان کو بچاویں۔ پھر فتوے اُن ہی اخوان دینی کی میت شقا و کہ یہ ہیں۔ پہلے حضرات تو خود متقی ہیں وہ تو ایسے ایسے فتوی اپنی عقل پر الاؤ نچ فیچر (قوانین قدرت) سو بنا سکتے ہیں انکو ان فتووں کی چنداں حاجت نہیں ہے۔ اور اس مجموعہ کو ملاحظہ فرمانیں گے تو ہم پر بہت و احسان رکھینگے ماورے شکر ہم انکے ممنون احسان ہونگے۔ اور دوم فتوے کے لئے شخص مناسب یا زیادہ کی راہ نمیں ہے۔ بلکہ تمام قوم اہل اسلام کی پبلک دیپنین (عام رائے) ہے یہی وجہ کہ انہیں مختلف فرقہ اور طرق کے فقرا علماء حنفی شافعی۔ المحدیث اہل نقلہ مقلدین تارکین تقلید اہل سنت۔ اہل تشیع سب کی تحریرات و جوابات شامل ہیں۔ لہذا یہ فتوی شخصی طرفداری یا پارٹی فیلنگ کی قسم سے بری ہے۔ اور پھر دوا ۱۲ علماء ہی نہیں ہو سکتے جو شخصی یا کسی خاص فرقہ کی فتوی کی نسبت عائد کئے جا سکتے ہیں۔ کہ وہ شخصی عناد یا پارٹی طرفداری پر مبنی ہیں۔ ایک یا دو اشخاص یا ایک فرقہ پر تکمان عناد و بدلہ داری و خطا کاری ہو سکتا ہے صدہا اشخاص اور تمام فرقوں پر کیونکر ہو سکتا ہے۔ اور سوم اس فتوی پر صرف بیس ایسے اشخاص کے دستخط و شہادات ہی ہیں جنکو ہم عالم لائق فتا نہیں سمجھتے۔ انکے دستخط صرف اُن لوگوں کی نمائش و مناسبت کے لئے کرائے گئے ہیں جو اُنکے پیرو ہیں اور اُنکے اتفاق سے اُن لوگوں کی ہدایت متصور ہے۔ اور بعض مولوی مفتی قاضی واعظ مشہور ہیں اور انکے دستخط اس فتوے پر نہیں ہوئے۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ وہ اس فتوی کے مخالف یا کاویانی کے معتقد ہیں۔ انکے دستخط نہونے کی وجوہ مختلف ہیں۔ بعض تو انمیں سے ایسے

دو نہیں پانچ روپیہ یا اس سے کتنا ہی جو کوئی چاہے فتوی کھہ دیتے ہیں۔ لہذا انکے تحفظ اور ہمدردی کو عموماً حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور خود غرضی پر مبنی خیال کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہمنے انکے تحفظ کرانا مصلحت نہ سمجھا بعض ایسے ہیں کہ عقائد کا وہابی کہو یا کچھ ہیں مگر کاروبابی کے حواری علیم نہ امین نہ رئیس ریاست ہمدرد کہاں اور حصول دولت کا طریقہ و حرفت نہیں کہ جس طرف ہنر جھکا ہوا ہے نہیں گیا۔ اور انکے پاس فتوے نہیں ہیں جا

اعتراض ۴۔ ان جوابات و خصائص کی ترتیب (تقدیم و تاخیر) میں رتبہ و اہل شہادت کا کوئی لحاظ نہیں کیا گیا کیونکہ افقہ (جید اتقاق ہوا) شہادت کو رد کیا گیا۔ اس کو کوئی مقدم الذکر کا فضل ہوا اور سوفر کا منفصل ہونا نہ نکال لے۔ آپ پھنچے۔ کاروبابی اور اسکا اتباع اس فتوی کو جواب میں یہ بیان بیان کہتے ہیں۔ اور کہینگے۔ اول یہ کہ جو باتیں ہمارے ذمہ لگائی گئی ہیں۔ ہم نہیں کہیں دوسری بات (جو پہلی کی مخالف ہے) یہ کہ ان کہے تو ہیں مگر انکے سننے اور ہیں۔ تیسری بات یہ اس قسم کے فتوی علما ہمیشہ۔ ایک ہر سے پر کاتے پہلے آج ہیں مگر آخر وہ فتوی نا مستبر سمجھے گئے اور ہمگی حق ہیں وہ فتوی لگائے گئے وہ معتمد اتسلیم کئے گئے۔ ان باتوں کا جواب حسب تفصیل ذیل ہے۔ اول کا جواب جن باتوں کو کاروبابی کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ ان باتوں کی ثبوت میں ہمنے اصل عبارات کاوبابی کو نقل کر دیا ہے وہ عبارتیں انکی کتابوں میں نکلیں اور انکی نقل میں ہماری غلط بیانی ثابت ہو تو فی عبارت ایک سو روپیہ جرمانہ دینے کو ہم حاضر ہیں۔ مگر اس امر کا تصفیہ مجرد انکار کا وبابی اور اسکے اتباع سے نہیں ہو سکتا انکا یہ انکار محض کذب ہے اور کذب و مکر وہ ہے اور یہ ایک مسلم و مقرر کا اصل اصول ہے۔ اسکو تصفیہ کے لیے ایک مجلس کا منعقد ہونا ضروری ہے۔ جسمیں ہم ان عبارات کا تصانیف کا انکی مین پایا جانا ثابت کریں۔ اور وہ انکار کی رجعت دادے۔ اور وزر و دخن میں آفتاب کو چھپا کر دکھا دے۔ دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ تصفیہ بھی ایسی مجلس مین ہو سکتا ہے۔ اس مجلس میں اگر کسی عبارات کو بلا ہری منصفے شہادت لغت و محاورہ اہل لسان نہ نکلے جو مفتیوں نے سمجھے ہیں تو اسپر بھی ہم فی عبارت سو روپیہ جرمانہ دینے کو حاضر ہیں کاوبابی جن عبارتوں کے مرتکب جانے ہیں۔ جو شخص غیر سے انسان مراد لے اور دمشق سے قاریان وغیرہ وغیرہ اشکو ایک کلام کے ایسے معنی جو ظاہر کے مخالف اور معنی مرجوح باطن شاعر کا مصداق ہوں بیان کرنا کیا مشکل ہے۔ تیسری بات کا جواب۔ مضمون اردو میں بیان ہو چکا ہے کہ یہ فتوی کسی شخص یا خاص فرقہ کیطرف نہیں ہے۔ اسلیے وہ ان سابق فتووں کی نظیر نہیں ہو سکتا۔ جو ایک شخص یا ایک فرقہ نے اپنے مخالف شخص یا فرقہ کے حق میں لگائے ہیں اور وہ شخص عنادا یا پارٹی طرفداری کے سبب غلط لگائے۔ بلکہ یہ تمام اہل اسلام کا جمہوری فتوے ہے۔ اس فتوی کا تو کوئی غلط و نامستبر لگانا کوئی شخص تجویز کر ہی نہ سکتا تو زمانہ سابق میں اسکی کوئی نظیر تلاش کرنا کاوبابی کے ایک فرضی یا مستر حوارہ مسلم تو کجا غیر مرجبی مرجایت بیطرد و ضعیف نہیں کہ گنجائش ہو۔

۹۔ مارچ ۱۹۱۶ء سیالکوٹ میں اسکی ایک نظیر بتائی ہے اور یہ کہا ہے۔ آپ وہ ایسا شخص کا جسے خیال آیا جیکے لیے کسی نے نہ کہا تھا نہ سمجھا تھا مولوی سعد اللہ جہان نے کفر کے فتوی لگائے تھے۔ اور جسکی زیارت کر لیے ہیں علیگڈھ پہنچا تھا۔ اور جسکی صداقت بھی ہمدردی اسلام کا آج ایک عالم معترف ہے) مگر اس ہوا دی کو یہ خیال نہ آیا کہ یہ نظیر فریقین کے نزدیک مسلم نہیں ہے۔ اس فتوی کا مسلمانوں کے نزدیک غلط و نامستبر ہونا تبیک ثابت نہیں ہوا۔ اور طرفہ یہ کہ کاوبابی ہی اس فتوی کو غلط نہیں سمجھتا اور اس شخص کو جسکے حق میں فتوی دیا گیا تھا وہ مسلمان خیال نہیں کرتا۔ اور اس طرفہ یہ طرہ ہے۔ کہ وہ شخص ہی کاوبابی کے نئے خیالات سے متفق نہیں اور اسکا مخالف اخباروں میں شتہر کر چکا ہے۔ لہذا کاوبابی کے نئے خیالات کو اسلام سے خارج سمجھنے میں وہ تمام اہل اسلام سے متفق ہے۔

اب اگر وہ حلوی اس شخص کو مسلمان جانتا ہے تو اسکے فتوی کو کاوبابی کے خلاف میں مان لے اور مثل مشہور ہنڈے سے سنانا سوہاوہ میں غور کرکے یہ سمجھے کہ ایسا لبرل اور نیچرل خیال کا آدمی ہی کاوبابی کے نئے خیالات کو اسلام سے خارج کرتا ہے۔ قہرہ کہ وہ کاوبابی مسلمانی خیال ہو سکتا ہے۔ اور اگر کاوبابی کی رائے کو اس شخص کی نسبت حق جانتا ہے اور فتوے علماء حرمین کو اسکے حق میں صحیح سمجھتا ہے۔ تو اس نظیر کو واپس لے۔ اور اس فتوے کو بلا مزاحمت نظیر مخالف صحیح و خالی از عناد و خطا و طرفداری سمجھے۔

تمہید ختم ہوئی اب فتوی پڑھو۔

فتوے

سوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا

علماے حفظہ دین و حماۃ شرع رسول امین میرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے حواریون اور ہم مشربون کے حق مین کیا فرماتے ہین جنکے عقاید و مقالات یہ ہین جو ان کے تصنیفات و تحریرات سے نقل کئے جاتے ہین۔ اور مزید تحقیق و تصدیق کی غرض سے ان کی اصل تصنیفات و تحریرات بھی شامل سوال ہین۔

(۱) ملائکہ ستارون کی ارواح ہین۔ وہ ستارون کے لئے جان کا حکم رکھتے

---

۱ جہان سائل خود پہنچا وہان اصل تصنیفات قادیانی اور ان کے حواریون کی ساتھ لے گیا۔ اور ان مضامین کو اصل تصنیفات مین دیکھا دیا بعض جگہہ ان سوالات کو بذریعہ ڈاک بھیجا تو وہان بھی اصل تصنیفات قادیانی کو بھیجا گیا۔ جن علما کے پاس اصل تصانیف نہین پہنچین وہ اس شرط سے مطالبہ کرین کہ بعد ملاحظہ انکو واپس کرین گے تو ان کے پاس اصل تصنیفات ارسال ہونگی +

۲ یہ عقاید از نمبر اول انتہایت ہفتم آپکے رسالہ توضیح مرام مین موجود ہین جو بہ ترتیب

ہین۔ لہذا وہ ان ستارون سے کبھی جدا نہین ہوتے +

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۵

رسالہ نہ بترتیب عقاید مندرجہ سوال نقل کئے جاتے ہین اسکے صفحہ ۲۱ مین لکہا ہے کہ اگر یہ استفسار ہو کہ جس خاصیت اور قوت روحانی مین یہ عاجز اور مسیح بن مریم مشابہت رکہتے ہین وہ کیا شے ہے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ ایک مجموعی خاصیت ہے جو ہم دونو کے روحانی قواے مین ایک خاص طور پر رکہی گئی ہے جسکے سلسلہ کی ایک طرف نیچے کو اور ایک طرف اوپر کو جاتی ہے۔ نیچے کی طرف سے مراد وہ اعلے درجہ کی دلسوزی اور غمخواری خلق اللہ ہے جو داعی الے اللہ اور اسکے مستعد شاگردون مین ایک نہایت مضبوط تعلق اور جوڑ بخش کر نورانی قوت کو جو داعی الے اللہ کے نفس پاک مین موجود ہے ان تمام سرسبز شاخون مین پہیلاتی ہے۔ اوپر کی طرف سے مراد وہ اعلے درجہ کی محبت قوی ایمان سے ملی ہوئی ہے۔ جو اول بندہ کے دل مین بارادہ الٰہی پیدا ہو کر رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کہینچتی ہے اور پہر اُن دونون محبتون کے ملنے سے جو درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکہتی ہین ایک مستحکم رشتہ اور شدید مواصلت خالق اور مخلوق مین پیدا ہو کر الٰہی محبت کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے ایک تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔ سو اسدرجہ کی انسان کی روحانی پیدائش اسوقت سے سمجہی جاتی ہے جبکہ خدا تعالے اپنے ارادہ خاص سے اس مین اس طور کی محبت پیدا کر دیتا ہے اور اس مرتبے کی محبت مین بطور استعارہ یہ کہنا بیجا نہین ہے کہ خدا تعالے کی محبت سے بہری ہوئی روح اس انسانی روح کو جو بارادہ الٰہی اب محبت

(۲) جبرائیل جسکا سورج سے تعلق ہے وہ بذات خود اور حقیقتہً زمین پر نہین

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۶)

سے بہر گئی ہے۔ ایک نیا تولّد بخشتی ہے۔ اسی وجہ سے اس محبت کی بہری ہوئی روح کو خدا تعالےٰ کی روح سے جو نافخ المحبت ہے استعارہ کے طور پر **ابنیت کا علاقہ** ہوتا ہے۔ اور چونکہ روح القدس ان دونون کے ملنے سے انسان کے دل مین پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے کہہ سکتے ہین **کہ وہ** ان دونون کے لئے **بطور ابن ہے** اور یہی **پاک تثلیث ہے** جو اس درجہ محبت کے لئے ضروری ہے جسکو ناپاک طبیعتون نے مشرکانہ طور پر سمجھ لیا ہے۔ **اور اسکے صفحہ ۲۵** مین لکھا ہے۔ اور یہ کیفیت جو ایک آتش افروختہ کی صورت پر دونون محبتون کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اسکو **روح امین** کے نام سے بولتے ہین۔ کیونکہ یہ ایک تاریکی سے امن بخشتی ہے۔ اور ہر ایک غبار سے خالی ہے اور اسکا نام **شدید القوےٰ** بھی ہے۔ کیونکہ یہ اعلےٰ درجہ کی طاقت وہی ہے جس سے قوی تر وحی متصور نہین اور اسکا نام **ذوالافق الاعلےٰ** بھی ہے۔ کیونکہ یہ وحی الٰہی کے انتہائی درجہ کی تجلی ہے اور **اس کے صفحہ ۲۷** مین لکھا ہے **مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اسکو استعارہ کے طور پر بنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہین**۔ اور **اسکے صفحہ ۲۹** مین لکھا ہے اسجگہ اس بات کا بیان کرنا بھی بموقع ہوگا کہ جو کچھ ہمنے روح القدس اور روح الامین وغیرہ کی تعبیر کی ہے۔ یہ درحقیقت ان عقائد سے جو اہل اسلام ملائک کی نسبت رکھتے ہین۔ منافی نہین ہے کیونکہ **محققین** اہل اسلام ہرگز اسبات کے قائل نہین کہ ملائک اپنے شخصی وجود کے ساتھ انسانون کی

اثر ما اس کا نزول جو شرع مین وارد ہے اُس سے اس کی تاثیر کا نزول مُراد ہے

طرح زمین پر اُترتے ہین اور یہ خیال بیداہتِ عقل باطل بھی ہے - مثلاً فرشتہ ملک الموت جو ایک سکینڈ مین ہزارہا لوگون کی جانین نکالتا ہے - جو مختلف بلاد و امصار مین ایک دوسرے سے ہزارون کروسون کے فاصلے پر رہتے ہین اگر ہر ایک کے لئے استبا کا محتاج ہو کہ اول پیرون سے چلکر اسکے ملک اور شہر اور گھر مین جاوے اور پھر اتنی مشقت کے بعد جان نکالنے کا اسکو موقع ملے تو ایک سکینڈ کیا اتنی بڑی کارگذاری کے لئے لوگی مہینون کی مہلت بھی کافی نہین ہو سکتی کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص انسانون کی طرح حرکت کر کے ایک طرفۃ العین مین یا اسکے کم عرصہ مین تمام جہان گھوم کر چلا آوے ہرگز نہین اور اسکے صفحہ ۳۲ مین ہے - پس اصل بات یہ ہے کہ جسطرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اسکی گرمی اور روشنی زمین پر پہلا پہنچ خواہ کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے - اسی طرح روحانیات سماویہ خواہ ان کو یونانیون کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہین یا دسا تیر اور وید کی اصطلاح کے موافق ارواح کواکب سے ان کو نامزد کرین یا نہایت سید ہے اور مواحدانہ طریق سے ملائک اللہ کا ان کو لقب دین درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے مقام مین مستقر اور قرار گیر ہے - + + + جیسے ہمارے اجسام اور ہماری تمام ظاہری قوتون پر آفتاب اور ماہتاب اور دیگر سیارون کا اثر ہے - ایسا ہی ہمارے دل اور دماغ اور ہماری روحانی قوتون پر یہ سب ملائک ہماری مختلف استعدادون کے موافق اپنا اپنا اثر ڈال رہے ہین - اور اسکے صفحہ ۳۸ مین ہے - اگر ان نفوس طیبہ کا ان ستارون سے الگ ہونا فرض کر لیا جائے

اور جو صورت جبرئیل وغیرہ فرشتون کی انبیا دیکھتے تھے وہ جبرئیل وغیرہ کی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۸

تو پہر ان کے تمام قواے مین فرق پڑ جائے گا۔ انہین نفوس کے پوشیدہ ہاتھ کے زور سے تمام ستارے اپنے اپنے کام مین مصروف ہین اور جیسے خدا تعالے تمام عالم کے لئے بطور جان کے ہے ایسا ہی (مگر اسجگہہ تشبیہ کامل مراد نہین) وہ نفوس نورانیہ کواکب اور سیارات کے لئے جان کا ہی حکم رکھتے ہین۔ **اور اُنکے جدا ہو جانے** سے ان کی حالت وجودیہ مین **بکلی فساد** راہ پا جانا لازمی وضروری امر ہے اور آجتک کسی نے اس امر مین اختلاف نہین کیا کہ جسقدر آسمانون مین سیارات پائے جاتے ہین وہ کائنات الارض کی تکمیل وتربیت کے لئے ہمیشہ کام مین مشغول ہین + + + تمام نباتات وجمادات اور حیوانات پر آسمانی کواکب کا دن رات **اثر پڑ رہا ہے** ــــ **اور اس کے صفحہ ۴۰** مین ہے قرآن شریف سے ثابت ہے کہ یہ سیارات اور کواکب اپنے اپنے قالبون کے متعلق ایک ایک روح رکھتے ہین جنکو نفوس کواکب سے بہی نامزد کر سکتے ہین۔ اور جیسے کواکب اور سیارون مین باعتبار اُن کے قالبون کے طرح طرح کے خواص پائے جاتی ہین۔ جو زمین کی ہر ایک چیز پر حسب استعداد اثر ڈال رہے ہین۔ ایسا ہی ان کے نفوس نورانیہ مین بھی انواع اقسام کے خواص ہین جو باذن حکیم مطلق کائنات الارض کے باطن پر اپنا **اثر ڈالتے ہین** اور یہی نفوس نورانیہ کامل بندون پر بشکل جسمانی **متشکل** ہو کر ظاہر ہو جاتے ہین۔ اور بشری صورت سے **متمثل** ہو کر دکھائی دیتے ہین۔ اور اسکے صفحہ **۶۷** مین ہے۔ جسقدر ارواح واجسام اپنے کمالات مطلوبہ تک پہنچتے ہین

عکسی تصویر ہتی جو انبیا کے خیال مین متمثل ہو جاتی ہتی جیسے آئینہ مین دیکھنے والے کی

ان سب پر تاثیرات سماویہ کام کر رہی ہین۔ اور کبھی ایک ہی فرشتہ مختلف طور کے اثر ڈالتا ہے۔ مثلاً جبرائیل جو ایک عظیم الشان فرشتہ ہے اور آسمان کر ایک نہایت روشن نیر سے تعلق رکھتا ہے اسکو کئی قسم کی خدمات سپرد ہین اُنہی خدمات کے موافق جو اُسکے نیر سے لئے جاتے ہین سو وہ فرشتہ اگرچہ ہر ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے۔ جو وحی الٰہی سے مشرف کیا گیا ہو۔ (نزول کی اصل کیفیت جو صرف اثر اندازی کے طور پر ہے نہ واقعی طور پر یاد رکھنی چاہئے) لیکن اسکے نزول کی تاثیرات کا دائرہ مختلف استعدادون اور مختلف ظروف کے لحاظ سے چھوٹی چھوٹی اور بڑی بڑی شکلون پر تقسیم ہو جاتا ہے۔ اور اسکے صفحہ ۷۰ مین ہے اس وقت مین کہ جب انسان بوجہ اقتران مجتبین روح القدس کی نالی کے قریب اپنے تئین رکھہ دیتا ہے۔ معاً اُس نالی مین سے فیض وحی اُس کے اندر گر جاتا ہے یا یون کہو کہ اس وقت جبرئیل اپنا نورانی سایہ اس مستعد دلمین ڈالکر ایک عکسی تصویر اپنی اس کے اندر لکھہ دیتا ہے تب جیسے اس فرشتے کا جو آسمان پر مستقر ہے جبرئیل نام ہے اس عکسی تصویر کا نام بھی جبرئیل ہی ہو جاتا ہے۔ یا مثلاً اس فرشتہ کا نام روح القدس ہے۔ تو عکسی تصویر کا نام بھی روح القدس ہی رکھا جاتا ہے سو یہ نہین کہ فرشتہ انسان کے اندر گھس آتا ہے بلکہ اسکا عکس انسان کے آئینہ قلب مین نمودار ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب تم نہایت مصفے آئینہ اپنے موہنہ کو سامنے رکھہ دوگے تو موافق دائرہ اور مقدار اس آئینہ کے تمہاری شکل کا عکس

صورت متمثل ہو جاتی ہے ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۰) بلا توقف اسمین پڑیگا یہ نہین کہ تمہارا منہہ اور تمہارا سر گردن سے ٹوٹ کر اور الگ ہو کر آئینہ مین رکھدیا جائے گا۔ بلکہ اس جگہہ رہیگا جہان رہنا چاہئے ۔ صرف اس کا عکس پڑے گا بلکہ جیسی جیسی وسعت آئینہ قلب کی ہوگی اسی مقدار کے موافق اتر پڑے گا۔ مثلاً اگر تم اپنا چہرہ آرسی کے شیشہ مین دیکھنا چاہو کہ جو ایک چھوٹا سا شیشہ ایک قسم کی انگشتری مین لگا ہوتا ہے تو اگرچہ اسمین بھی تمام چہرہ نظر آئیگا۔ مگر ہر ایک عضو اپنی اصلی مقدار سے نہایت چھوٹا ہو کر نظر آئیگا لیکن اگر تم اپنے چہرہ کو ایک بڑے آئینہ مین دیکھنا چاہو جو تمہاری شکل کے پورے انعکاس کے لئے کافی ہے ۔ تو تمہارے تمام نقوش اور اعضا چہرے کے اپنے اصلی مقدار پر نظر آجائین گے اور اسکے صفحہ ۷۹ مین ہے ۔ جب جبرئیلی نور خدا تعالے کی کشش اور تحریک اور نفخہ نورانیہ سے جنبش مین آجاتا ہے تو معا اُسکی ایک عکسی تصویر جسکو روح القدس کے ہی نام سے موسوم کرنا چاہئے محب صادق کے دل مین منقش ہو جاتی ہے ۔ اور اسکی محبت صادقہ کا ایک عرض لازم ٹھہر جاتی ہے ۔ تب یہ قوت خدا تعالے کی آواز سننے کے لئے کان کا فائدہ بخشتی ہے ۔ اور اس کے عجائبات کے دیکھنے کے لئے آنکھون کے قائمقام ہو جاتی ہے ۔ اور اسکے الہامات زبان پر جاری ہونے کے لئے ایک ایسی محرک حرارت کا کام دیتی ہے جو زبان کے پٹھے کو زور کے ساتھ الہامی خط پر چلاتی ہے ۔ اور اسکے صفحہ ۸۴ مین لکھا ہے ہمچنین ان لوگون کا وہم بھی دور کرنا چاہتا ہون جو ان نشکوک اور شبہات مین

(۳) ملک الموت بہی بذات خود زمین پر اُتر کر قبض ارواح نہین کرتا۔ بلکہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۱

مبتلا ہین جو اولیا اور انبیا کے الہامات اور مکاشفات کو دوسرے لوگون کی نسبت کیا خصوصیت ہو سکتی ہے کیونکہ اگر نبیون اور ولیون پر اُمور غیبیہ کہلتے ہین تو دوسرے لوگون پر بہی کبہی کبہی کہلجاتے ہین بلکہ فاسقون اور غایت درجہ کے بدکارون کو بہی سچی خوابین آجاتی ہین اور بعض پرلے درجہ کے بدمعاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہین کہ آخر وہ سچے نکلتے ہین۔ پس جب کہ ان لوگون کے ساتھ جو اپنے تئین نبی یا کسی اور خاص درجے کے آدمی تصور کرتے ہین۔ ایسے ایسے بدچلن آدمی بہی شریک ہین جو بدچلنیون اور بدمعاشیون مین چہٹے ہوئے اور شہرۂ آفاق ہین تو نبیون اور ولیون کی کیا فضیلت باقی رہی سو مین اسکے جواب مین کہتا ہون کہ درحقیقت یہ سوال جسقدر اپنی اصل کیفیت رکہتا ہے وہ سب درست اور صحیح ہے اور جبریلی نور کا چہیالیسوان حصہ تمام جہان مین پہیلا ہوا ہے جس سے کوئی فاسق اور فاجر اور پرلے درجہ کا بدکار بہی باہر نہین بلکہ مین یہانتک مانتا ہون کہ تجربہ مین آچکا ہے۔ کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فاسقہ عورت جو کنجریون کے گروہ مین سے ہے۔ جسکی تمام جوانی بدکاری مین ہی گذری ہے۔ کبہی سچی خواب دیکہہ لیتی ہے اور زیادہ تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبہی ایسی رات مین بہی کہ جب وہ بادۂ بسر و آشنا بہ بر کا مصداق ہوتی ہے کوئی خواب دیکہہ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا ہی ہونا چاہئے تہا کیونکہ جبریلی نور جو آفتاب کی طرح جو اسکا ہیڈ کوارٹر ہے۔ تمام معمورہ عالم

اوس کی تاثیر سے قبض ارواح ہوتا ہے۔

(۴) دنیا مین جو کچھ ہو رہا ہے نجوم کی تاثیرات سے ہو رہا ہے۔

(۵) روح القدس۔ روح الامین۔ شدید القوی۔ ذوالافق الاعلی جنکا ذکر شرع مین وارد ہے۔ وہ انسان ہی کی ایک صفت ہے جو خدا کی محبت اور اسکے محبوب انسان کی محبت کے باہم ملنے سے متولد ہوتی ہے۔

(۶) ان دونون محبتون اور اُن سے متولد نتیجہ (روح القدس) کا مجموعہ پاک تثلیث ہے۔

(۷) آپ (مرزا) کو اور حضرت مسیح بن مریم کو استعارہ کے طور پر ابن اللہ کہہ سکتے ہین

(۸) آپ ایک معنی سے نبی ہین[1] کیونکہ آپ محدث ہین۔ جنسے خدا تعالے باتین

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۲

پر حسب استعداد ان کے اثر ڈال رہا ہے۔ اور کوئی نفس بشر دنیا مین ایسا نہین کہ بالکل تاریک ہو کم سے کم ایک ذرہ سی محبت وطن اصلی اور محبوب اصلی کی ادنے سی ادنے سرشت مین بہی ہے اس صورت مین نہایت ضروری تہا کہ تمام بنی آدم پر یہانتک کہ انکے مجانین پر بہی کسیقدر جبرئیل کا اثر ہوتا اور فی الواقع ہے بہی۔

ان عبارات سے جیسے عقائد میرزائی کی از نمبر (۱) لغایت (۷) تصدیق ہوئے ویسی ہی یہ بات بہی معلوم ہوئی کہ آپکے نزدیک نبوت اور وحی کی وہی حقیقت ہی جو نیچریون اور برہم سماج والون نے بیان کی ہو کہ نبوت ایک نیچرل امر ہی جس سے کوئی فرد بشر خالی نہین ہے یہانتک کہ ناچنے والی کسبی (رنڈی) بہی اس سی محروم نہین اور وحی لانیوالا فرشتہ باہر سی نہین آتا بلکہ صاحب وحی کے دل و دماغ ہی سے وہ پیدا ہوتا ہی اور جبرئیل یا روح القدس اُسکی ایک صفت کا نام ہے وعلی ہذا القیاس۔

[1] توضیح مرام مین صفحہ ۱۰ سے صفحہ ۲۰ تک کہا ہے اسجگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے

کرتا ہے اور محدث بھی ایک معنے سے نبی ہوتا ہے۔ ختم نبوت کا جو قرآن مین ذکر ہے

تشریح عبارت صفحہ ۱۱۳

کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہئے کیونکہ مسیح نبی تھا تو اسکا اول جواب تو یہی ہے کہ آنیوالے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولینا نے نبوت شرط نہین ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانون کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا۔ اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہین کریگا۔ کہ مین مسلمان ہون اور مسلمانون کا امام ہون۔ ماسوا اسکے اس مین کچھ شک نہین کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہوکر آیا ہے اور **محدث بھی ایک معنے سے نبی ہی ہوتا ہے**۔ گو اسکے لئے نبوت تامہ نہین مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے امور غیبیہ اسپر ظاہر کئے جاتے ہین اور بعینہٖ انبیا کیطرح مامور ہوکر آتا ہے اور انبیا کیطرح اسپر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئین بآواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنیوالا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور **نبوت کے معنی بجز اسکے اور کچھ نہین کہ امور متذکرہ بالا اسمین پائے جائین** اور اگر یہ عذر پیش ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیا پر نازل ہوتی ہے اسپر مہر لگ چکی ہے مین کہتا ہون کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لئے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے مگر اس بات کو بخصوص دل یاد رکھنا چاہئے۔ کہ یہ نبوت جسکا ہمیشہ کے لئے سلسلہ جاری رہیگا۔ نبوت تامہ نہین بلکہ جیسا کہ مین ابھی بیان کر چکا ہون وہ صرف ایک جزئی نبوت ہے جو دو لفظون مین محدثیت کے اسم سے موسوم ہے جو انسان کامل کی اقتدا

تو اس سے ایسی نبوت مراد ہے جو حامل وحی شریعت اور جمیع اقسام وحی کی جامع ہو
یہ مطلق نبوت۔

سے ملتی ہے جو مستجمع جمیع کمالات نبوت تامہ ہے یعنے ذات ستودہ
صفات حضرت سیدنا ومولینا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم فاعلم ارشدک
اللہ تعالے ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع
النبوۃ وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبق من النبوۃ الا
المبشرات ای لم یبق من انواع النبوۃ الا نوع واحد وھی المبشرات
من اقسام الرؤیا الصادقۃ والمکاشفات الصحیحۃ والوحی الذی ینزل
علی خواص الاولیاء والنوع الذی یتجلی علی قلوب قوم موجہ فانظر ایھا الناقد البصیر
الفہیم من ھذا اسد بابا البنوۃ علی ھم کلی بل الحدیث یدل علی ان النبوۃ التامۃ الحاملۃ
لوحی الشریعۃ قد انقطعت بکلی النبوۃ التی لیدخل الا البشران فی بقیۃ الی یوم القیمۃ واما النبوۃ
التی تامۃ کاملۃ جامعۃ بجمیع کمالات الوحی فقد انسابا انقطاعھا من یوم نزل فیہ وما کان
محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اب

اور اس سے بڑھکر سُنئے۔ اپنے ازالہ کے صفحہ ۵۳۲ میں آپ لکھتے
ہیں۔ "ہاں یہ سچ ہے کہ آنے والے مسیح کو نبی کرکے بھی بیان کیا گیا ہے۔ مگر اکثر
امتی کرکے بھی بیان کیا گیا ہے * * اب ان تمام اشارات سے صاف ظاہر ہے کہ
وہ حاقی اور حقیقی ملزم نبوت تامہ کے صفت سے متصف نہیں ہوگا۔ ہاں نبوت ناقصہ

* ان دونوں مقام میں آپ کی عربی دانی ثابت ہوتی ہے۔ پہلی جگہ "ہذا" معرفہ کی
صفت جملہ نکرہ (سد باب النبوۃ) لائے ہیں۔ اور اگر یہ جملہ صلہ ہے تو اس کا موصول
(جو) ندارد ہے + دوسری جگہ صلہ موصول کا صدر ندارد ہے۔ حق عبارت یہ تھا "واما النبوۃ التی ہی ناقصۃ"
جس شخص کا علمیت میں یہ مبلغ علم ہو گا وہ قرآن و حدیث سے استخراج دقائق و معارف کیا کر سکیگا
اگر یہ کہا جاوے کہ ہمارا مدار نہ انشا پر ہے نہ اسکا کار پرداز ہوگا تو کہا جائیگا کہ وہ الہام علی اللہ صحت الفاظ میں
کہاں سے کا ذمہ دار ہوا۔ اور ایسی فاحش غلطیوں سے اسکو کیوں نہ بچا سکا +

(۹) آنے والے مسیح ابن مریم جنکی بشارت حدیثون مین وارد ہے اور اہل اسلام کو انکا انتظار رہتا وہ آپ ہی ہین نہ عیسے بن مریم اسرائیلی نبی - کیونکہ وہ صلیب پر چڑہایا گیا اور بعد اسکے وہ فوت ہوکر بہشت مین داخل ہوگیا ہے لہذا اب وہ دنیا مین نہین آسکتا۔

(۱۰) آنیوالے مسیح کے جو صفات احادیث مین وارد ہین کہ وہ ابن مریم ہوگا۔ اور وہ دمشق کے منارہ شرقی کے پاس نزول کریگا۔ اور وہ دو زرد کپڑے پہنے ہوئے ہوگا۔ اور وہ دجال یک چشم کو ہلاک کریگا۔ اور وہ صلیب کو توڑیگا۔ اور وہ خنزیر کو قتل کریگا۔ اور اُس کے وقت مین مال کثرت سے ہوگا وہ لوگون کو مال کی طرف بلائیگا۔ تو کوئی قبول نہ کریگا۔ کافر اُسکی خوشبو سے مرجائیگا۔ اور اُسکے وقت مین یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ انمین بعض صفات صحیح نہین اور جن احادیث مین اُن کا

اس مین پائی جائیگی جو دو سے لفظون مین مثیت کہلاتی ہے۔ اور نبوت تامہ کی شانون مین سے ایک شان اپنے اندر رکھتی ہے یہ بات کہ اسکو امتی بھی کہا اور نبی بھی اسبات کی طرف اشارہ ہے کہ دونون شانین امتیت اور نبوت اسمین پائی جائین گی جیسا کہ محمد ﷺ مین ان دونون شانون کا پایا جانا ضروری ہے لیکن صاحب نبوت تامہ تو صرف ایک شان نبوت ہی رکھتا ہے۔ غرض محدثیت دونون رنگون سے رنگین ہوتی ہے۔ اسلئے خدا تعالے نے براہین احمدیہ مین بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔ اس عبارت مین تو آپنے اپنے آپ کو کھلا نبی کہدیا ہے اب اس سے بڑھکر کیا رسالہ اور آپ کی جیسا یا تو اسکی سورتی پر صاف لکھوا دیا ہے۔ ازالہ اوہام

مرسل یزدانی مرزا غلام احمد قادیانی۔ اسمین تو آپ نے رسالت کا بھی دعوی کیا۔ اور یہ بتا دیا کہ آپ خدا کے رسول بھی ہین۔ اس صورت مین ایجاد شعر اس نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب۔ مین جو صفحہ مین منقول ہے دعوی رسالت کا کرنا صرف مسلمانون کو دھوکہ دینا ہے درحقیقت آپکو رسالت کا بھی دعوی ہے تا مدت چند مدت کے بعد کسی کو آپ آسمانی کا بھی دعوی ہو۔ مسیح بھی اور مرسل بھی اور مرسل سلفی الزالہ کے صفحہ ۱۱۱ مین

۱۱۵ حاشیہ صفحہ

۱ فتح الاسلام کے صفحہ ۱۰ مین ہے۔ سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

ذکر ہے وہ موضوع ہین۔ اور بفرض صحت کل یہہ صفات سب کی سب بحسب تاویل و تفصیل

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۶

انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آیا گزر گئے اور بیشمار روحین اوسکی شوق ہی مین سفر کر گئین۔ وہ وقت تم نے پالیا × × × × مین وہی ہون جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بہیجا گیا۔ تا دین کو تازہ طور پر دلونمین تازہ کر دیا جائے۔ اور اسکے صفحہ ۱۵ مین ہے مسیح جو آنے والا تہا یہی ہے چاہو تو قبول کرو۔ اور اسکے صفحہ ۲۵ مین لکہا ہے بلکہ ایک دفعہ اسکو اپنے زعم مین صلیب پر چڑہا کر قتل کر دیا۔ مگر چونکہ ہڈی نہین توڑی گئی تہی۔ اسلئے وہ ایک خوش اعتقاد اور نیک آدمی کی حمایت سے بچگیا۔ اور بقیہ ایام زندگی بسر کر کے آسمان کی طرف اُٹہایا گیا۔ اور آپنے رسالہ ازالہ کے صفحہ ۳۷ مین مسیح کا سولی پر چڑہایا جانا اس تفصیل و تشریح سے بیان کیا ہے جو سید احمد خان کی تفسیر جلد چہارم کے صفحہ ۴۱ مین موجود ہے

۱ موضوعیت احادیث بعض صفات مسیح کا دعوے آپ کی تصنیفات کتب مین بہت جگہہ پایا جاتا ہے۔ فتح الاسلام کے صفحہ ۱۰ مین آپ لکہتے ہین۔ خیال مذکور [یعنے حضرت مسیح کا زندہ آسمان پر موجود ہونا] جو کچہہ عرصہ سے مسلمانون مین پہیل گیا ہے صحیح طور پر ہماری کتابون مین اسکا نام و نشان نہین بلکہ احادیث نبویہ کی غلط فہمی کا ایک غلط نتیجہ ہے جسکے ساتہہ بیجا حاشئے لگا دیئے ہین۔ اور بے اصل موضوعات سے ان کو رونق دی گئی ہے۔ اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۲۴ مین لکہا ہے۔ اور اس مقام مین زیادہ تر تعجب کی یہ جگہہ ہے کہ امام مسلم صاحب تو یہہ لکہتے ہین کہ دجال معہود کی پیشانی پر ک ف ر لکہا ہوگا مگر یہ دجال تو انہین کی حدیث کے رو سے مشرف باسلام ہو گیا۔ پہر مسلم صاحب لکہتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دجال معہود بادل کی طرح جسکے پیچہے ہوا ہوتی ہے پہر جائیگا

ذیل آپ مین پائے جاتے ہین مثلاً اُس کے ابن مریم ہونے سے یہہ مراد ہے کہ روحانی

مگر یہ دجال جب مکہ سے مدینہ کی طرف گیا تو ابو سعید سے کچھہ زیادہ نہین چل سکا جیسا کہ مسلم کی حدیث سے ظاہر ہے ایسا ہی کسی نے اسکی پیشانی پر ک ف د لکھا ہوا نہین دیکھا x x x اگر یہ حدیث صحیح ہے کہ دجال کی پیشانی پر ک ف د لکھا ہوا ہوگا تو پہر اوائل دنون مین ابن صیاد کی نسبت خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیون شک اور تردد مین رہے اور کیون یہ فرمایا کہ شاید یہی دجال معہود ہو اور یا شاید کوئی اور ہو۔ گمان کیا جاتا ہے کہ شاید اسوقت تک ک ف ر اسکی پیشانی پر نہین ہوگا۔ مین سخت متعجب اور حیران ہون کہ اگر مسیح مُجدد دجال معہود آخری زمانہ مین پیدا ہونا تہا یعنے اس زمانہ مین کہ جب مسیح بن مریم ہی آسمان سے اُترین تو پہر قبل از وقت یہہ شکوک اور شبہات پیدا ہی کیون ہوئے۔ اور زیادہ تر عجیب یہ کہ ابن صیاد نے کوئی ایسا کام بہی نہین دکہایا کہ جو دجال معہود کی نسبت نبوت مین سے سمجہا جاتا ہے۔ یعنی یہہ کہ بہشت اور دوزخ کا سا تہہ ہونا۔ اور خزانون کا پیچہے پیچہے چلنا۔ اور مُردون کا زندہ کرنا۔ اور اپنے حکم سے مینہہ برسانا اور کھیتون کو اُگانا۔ اور ستر ہاتہ کے گدہے پر سوار ہونا۔ اب بڑی مشکلات یہ درپیش آتی ہین کہ اگر ہم بُخاری اور مسلم کی اُن حدیثون کو صحیح سمجہین جو دجال کو آخری زمانہ مین اوتارتی ہین تو یہہ حدیثین اُنکی موضوع ٹہہرتی ہین۔ اور اگر ان حدیثون کو صحیح قرار دین تو پہر اُنکا موضوع ہونا ماننا پڑتا ہے۔ اگر یہہ متعارض و متناقض حدیثین صحیحین مین نہو تین صرف دوسری صحیحون مین ہوتین تو شاید ہم ان دونون کتابون کی زیادہ تر پاس خاطر کرکے ان دوسری حدیثون کو موضوع قرار دیتے۔ مگر اب مشکل

* آنحضرت نے یہ کہین نہین فرمایا یہہ قادیانی کا محض افترا ہے۔

مریم کی خاصیت[۵۱] پر اور اسکا مثیل ہوگا اور اسکے نزول سے روحانی نزول مُراد ہے۔ اور دمشق[۵۲] کے شرقی منارہ سے قادیان کی مسجد کا منارہ مُراد ہے جو دمشق کی جانب مشرقین

نوٹ ہماری شیخ صاحب کو یہ آپڑی ہے کہ انہین دونون کتابون مین یہ دونون قسمون کی حدیثین موجود ہین۔ اب ہم جب ان دونون قسم کی حدیثون پر نظر ڈالکر گرداب حیرت مین پڑ جاتے ہین کہ کسکو صحیح سمجھین اور کسکو غیر صحیح۔ تب عقل خداداد ہمکو یہ طریق فیصلہ کا بتلاتی ہے کہ جن احادیث پر عقل اور شرع کا کچھ اعتراض نہین انہین کو صحیح سمجھنا چاہئے۔

۱ فتح الاسلام کے صفحہ ۱۱ مین ہے اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیت کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اول کے زمانہ سے مسیح بن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی مین آسمان سے اُترا اور وہ اُترنا روحانی طور پر تھا جیسا کہ مکمل لوگون کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کیلئے نزول ہوتا ہے۔ آپ کا ایک حواری اپنے رسالہ قول فصیح کے صفحہ ۲ مین کہتا ہے وہ اسی زمین پر چلتا پھرتا ہے مگر ظاہر محدود نگاہون کے نزدیک حقیقت مین وہ معمورۂ عالم سے باہر آسمانون پر مقیم ہے وہ زمین کی آنکھ مین جاپانی پربستر بچھائے سوتا ہے۔ مگر اُسکی پاک روح اوپر کے اٹھارہ سال کا دورہ آسمانون کا کر آتی ہے*

۲ ازالہ اوہام کے صفحہ ۸۶ مین لکھا ہے اکیسویں نے اس مسجد کی تاریخ جسکے ساتھ ہیرا بمکان ملحق ہے الہامی طور پر معلوم کرنی چاہی تو مجھے الہام ہوا مبارک و مبارک وکل امر مبارک یجعل فیہ۔ یہ وہی مسجد ہے جسکی نسبت مین اپنے رسالہ مین لکھ چکا ہون کہ میرا مکان اس قصبہ کی شرقی طرف آبادی کے آخری کنارے پر واقع ہے اس مسجد کے قریب اور اسکے شرقی منارہ کے نیچے جیسا کہ ہمارے سید و مولیٰ کی پیشگوئی کا مفہوم ہے۔ صلے اللہ علیہ وسلم

* جیسا کہ عالم اہل اسلام کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ زمین کی حالت اس دورہ کرنیکا اعتقاد ہے

واقع ہوا ہے۔ آور زرد کپڑون سے یہہ مُراد ہے کہ اسکی حالت صحت ۵۱ اچھی نہوگی (جو آپ مین موجود ہے کہ ہمیشہ بیمار رہتے ہین)

اور دجّال سے دُنیا پرست ایک چشم جودین کی آنکھین نہین رکھتے ۵۲ مراد ہین۔ اور

اور ازالہ کے صفحہ ۵۸۱ مین ہے ۵ از کلۂ منارۂ شرقی عجب مداد
چون خود ز مشرق ست تجلی نپرسم ۵ اینک منم کہ حسب بشارت آدم ۵ عیسے کجاست تا نہد پا بمنبرم ۵

۵۱ ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۱۹ مین ہے اور پھر فرمایا کہ جسوقت وہ اُترینگا اُس وقت اسکی زرد پوشاک ہوگی یعنے زرد رنگ کے دو کپڑے اسنے پہنے ہوئے ہونگے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت اسکی صحت کی حالت اچھی نہین ہوگی ۵

۵۲ آپ نے فتح الاسلام کے صفحہ ۱۴ مین لکھا ہے۔ اور ہر یک حق پوشش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہین رکھتا۔ حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ اور اپنے ازالہ کے صفحہ ۱۴۶ مین آپ لکھتے ہین۔ مگر ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد بااقبال قومین ہون۔ اور گدھا ان کا یہی ریل ہو۔ جو مشرق اور مغربہ کے ملکون ہزارہا کوسون تک چلتی دیکھتی ہو۔

---

۵ اس کلمہ سے جو حضرت عیسی کی توہین مفہوم ہوتی ہے وہ علماء اہل افتا کی توجہ کے لائق ہے کیونکہ منبر سے مراد مرتبہ ہونگے یا پیر کا میز اسکو کہنیز آپ نہین رکھتے اور نہ کبھی اسپر بیٹھنا انکو آجتک نصیب ہوا ہے بلکہ اس فقرہ کا مطلب ہے کہ عیسی کہان تک یہ رتبہ رکھتا ہے کہ وہ میرے منبر یعنے رتبہ کو پہنچ سکے۔

انکے قتل سے اونکا حجت و دلیل سے مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہین - یاد جال سے باجوج
قومین (یعنے انگریز وغیرہ) مراد ہین اور اسکے گدھے سے ریلگاڑی مراد ہے - سو ان لوگون
کو آپ دلائل سے مغلوب کر رہے ہین -

اور صلیب توڑنے سے اعتقاد صلیبی کو پاش پاش کرنا مراد ہے[۱] جو آپ کر رہے
ہین نہ ہاتھ یا ہتوڑہ سے صلیب کو توڑنا - اور خنازیر[۲] سے خنزیر صفت انسان مراد ہین - اور
ان کے قتل سے احکام مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہین نہ ظاہری خنزیرون کا جنگلون مین
شکار کرتے پھرنا جو کسی نبی کی شان نہین ہے -

اور مال کے بہت ہو جانے اور کسیکے اس مال کو قبول نکرنے سے[۳] یہہ مراد ہے

---

[۱] و [۲] اپنے فتح الاسلام کے صفحہ ۱۷ مین لکھا ہے اور اسی فطرتی مناسبت کیوجہ سے
مسیح کے نام پر یہہ عاجز بھیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے سو مین صلیب کے
توڑنے اور خنزیرون کے قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہون - اور توضیح مرام کے
صفحہ ۳ مین کہتا ہون کہ صلیب کے توڑنے سے مراد کوئی ظاہری جنگ نہین بلکہ
روحانی طور پر صلیبی مذہب کا توڑ دینا اور اسکا بطلان ثابت کر کے دکھا دینا مراد ہے
× × × اور خنزیرون سے مراد وہ لوگ ہین جنمین خنزیرون کی عادتین
ہین وہ زور حجت اور دلیل سے مغلوب کئے جائین گے اور دلائل بینہ کی تلوار
انہین قتل کریگی نہ یہہ کہ ایک پاک نبی جنگلون مین خنزیرون کا
شکار کرتا پھریگا

[۳] یہ دونون مراد ین ایک خاص اور نئے حواری محمد احسن امروہی ملازم ریاست بھوپال
[۱] نے آپکی روح القدس سے فیض پاکر اور قدر قادیانی سے مستفیض ہوکر بیان کی ہین
صفحہ ۱۰ چنانچہ اسکے رسالہ اعلام الناس کے صفحہ ۵۵ مین ہے جسکی صفت اسکی

جو آپ سے ہو رہا ہے کہ آپ مخالفین اسلام کو مقابلہ اسلام پر اشتہار کے ذریعہ سے روپیہ دینے کا وعدہ کر رہے ہیں اور کوئی شخص وہ روپیہ نہیں لیتا۔ اور نہ اسکا مقابلہ کرتا ہے یہہ ہی مقابلہ سے عاجز آنا کفار کی موت ہے جو آنیوالے مسیح کے خوشبو کے لئے لازمی صفت ٹہرائی گئی ہے اور وہ آپ (مرزا) ہیں موجود ہے۔ اور یاجوج ماجوج سے انگریز اور روس ۵۲

حاشیہ صفحہ گذشتہ

یہ ہو کہ لوگوں کو مال کی طرف بلاویگا اور کوئی قبول نہ کرے گا۔ پڑھو اسحدیث کو کہ یَدْعُوْنَ اِلَی الْمَالِ فَلَا یَقْبَلُہٗ اَحَدٌ تم سمجھے اسکے کیا معنے ہیں۔ ایک معنی یہ بھی ہیں جو زمین میں نکلو جاتے ہیں اس موقعہ نے اول تو دسہزار روپیہ کا اشتہار مندرجہ براہین احمدیہ تمام دنیا کی اطراف میں مشتہر کیا ہے۔ اور ثانیاً پانسو روپیہ کا اشتہار مندرجہ کحل الجواہر شائع کیا ہے۔ اور ثالثاً ہر ایک پادری کلان کو دو سو روپیہ ماہواری دینے کا وعدہ فرماتے ہیں۔ اور اسکے صفحہ ۵۹ میں کہا ہے۔ "ان نشان اسکا یہ ہو کہ کوئی مخالف اسکے مقابلہ میں ہرگز نہیں سکتا ہر چند کہ اشتہار دیدیا جاتا ہیں کہ اگر کسی کو شک ہو مقابلے کے لئے آوے لیکن کوئی مخالف مقابلے پر نہیں آتا اور اسکے مقابلہ سے ہر مخالف پر موت ہی آجاتی ہے صَدَّ وَنَدَّ وَلَّی اگر ہیہ فَلَا یبعد لکافر یجد من ہیبۃ نفسہ کلا مات ونفسہ ینتہی حیث ینتہی طرفہ دواہیلم

۵۲ یہ مراد پہلے تو آپنے مسیح موعود بننے سے پیشتر ایک حواری حکیم نورالدین جمونی بہیروی کے ذریعہ سے اسکے رسائل فصل الخطاب والتصدیق براہین احمدیہ میں مشتہر کرائے۔ اور اس سے گویا آپنے مسیح موعود بننے کی پٹڑی جمائی تھی۔ پھر جب دیکھا کہ یہہ مراد ان کے حواریوں میں تسلیم کی گئی ہے اور اس سے ان کو وحشت نہیں ہوئی تو خود اس مراد کا اظہار کر دیا اور اپنے ازالہ کے صفحہ ۵۰۸ میں لکھدیا ہے "ان دونوں قوموں سے مراد انگریز و روس ہیں"۔

(181)

مراد ہین جو آپکے وقت مین موجود ہین۔ اور آنیوالے مسیح کی بعض صفات ایسے بیان ہوئے ہین کہ وہ حضرت مسیح بن مریم اسرائیلی نبی مین پائی نہین جاتین وہ صرف آپ ہی مین متحقق ہین جس سے یقین ہوتا ہے کہ وہ آنیوالے مسیح آپ ہین نہ عیسے ابن مریم اسرائیلی انبی۔

مثلاً (۱) اسکا گندم رنگ ہونا اور اسکے بالون کا سیدھا ہونا جو آپ ہی مین پایا جاتا ہے کیونکہ حضرت مسیح بن مریم تو سرخ رنگ تھے اور ان کے کہونگر والے بال تھے۔ (۲) آنیوالے مسیح کو احادیث مین ایک مرد مسلمان مسلمانون کا امام آنحضرت کی امت بتایا گیا ہے جو آپ ہی

---

۱ و ۲ توضیح مرام مین بصفحہ ۱۶ آپنے لکھا ہے ختم المرسلین نے مسیح اول اور مسیح ثانی مین مابہ الامتیاز قائم کرنیکے لئے صرف یہی نہین فرمایا کہ مسیح ثانی ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرانی کے موافق عمل کریگا اور مسلمانون کیطرح صوم و صلوٰۃ وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانون مین پیدا ہوگا۔ اور انکا امام ہوگا اور کوئی جداگانہ دین نہ لائیگا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعوے نہین کریگا بلکہ یہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ مسیح اول اور مسیح ثانی کے حلیہ مین بھی فرق بتین ہوگا۔ چنانچہ مسیح اول کا حلیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات مین نظر آیا وہ یہ ہے کہ درمیانہ قد اور سرخ رنگ کہونگر والے بال اور سینہ کشادہ ہے دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۴۸۹ لیکن اسی کتاب مین مسیح ثانی کا حلیہ جناب ممدوح نے یہ فرمایا ہے کہ وہ گندم گون ہے اور اسکے بال کہونگر والے نہین ہین۔ اور کانون تک لٹکتے ہین۔ اب ہم سوچتے ہین کہ کیا یہ دونون ممیز علامتین جو مسیح اول اور ثانی مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہین کافی طور پر یقین نہین دلاتین کہ مسیح اول الگ ہے اور مسیح ثانی اور ان دونون کو ابن مریم کے نام سے پکارنا ایک لطیف

---

* آپ جس سہو کو آنحضرت کو ختم المرسلین سمجھنے مین اسکا بیان ص — مین ہو چکا ہے

مین پایا جاتا ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۳

استعارہ ہے جو باعتبار مشابہت طبع اور روحانی خاصیت کے استعمال کیا گیا ہے یہ ظاہر ہے کہ اندرونی خاصیت کی مشابہت کی رو سے دو نیک آدمی ایک ہی نام کے مستحق ہو سکتے ہین اور اپنے ازالہ کے صفحہ ۱۵۷ مین لکہا ہے شعر موعودم وبحلیہ ماثور آمدم + حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم + زنگم چو گندم ست وبمو فرق بین ست + زانسان کہ آمدست در اخبار سرورم + این مقدمم نہ جائے شکوکست والتباس + سید جدا کند ز مسیحاے احمرم + اور آپ توضیح مرام مین فرماتے ہین۔ اسبارہ مین نہایت صاف اور واضح حدیث نبوی وہ ہے جو امام محمد اسمعیل بخاری رحمۃ اللہ نے اپنی صحیح مین بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لکہی ہے اور وہ یہ ہے کہ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم یعنی اسدن تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم مین اتریگا وہ کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا جو تم ہی مین سے پیدا ہوگا پس اسحدیث مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا کہ ابن مریم سے یہ مت خیال کرو کہ سچ مچ مسیح ابن مریم ہی اتر آئیگا بلکہ یہ استعارہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے ورنہ درحقیقت وہ تم مین سے تمہاری ہی قوم مین سے تمہارا ایک امام ہوگا جو ابن مریم کی سیرت پر پیدا کیا جائیگا" اور آپنے ازالہ مین بصفحہ ۴۴ کہا ہے کہ آنحضرت صلعم لفظ ابن مریم کی تصریح مین فرماتے ہین کہ وہ ایک تمہارا امام ہوگا۔ جو تم مین سے ہی ہوگا اور تم سے ہی پیدا ہوگا۔ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وہم کو دفع کرنے کے لئے جو ابن مریم کے لفظ سے دلون مین گذر سکتا تہا مابعد کے لفظون مین بطور تشریح فرمایا کہ اسکو سچ مچ ابن مریم ہی نہ سمجہو بل ھو امامکم منکم اور اسیمین بصفحہ ۲۰۱ اسحدیث کا ترجمہ باین الفاظ کیا ہے تمہارا اسدن کیا حال

(۳) آنیوالے مسیح کا نسب حدیث مین فارسی الاصل بیان ہوا ہے جو صرف آپ مین پایا جاتا ہے نہ مسیح بن مریم مین۔ (۱۱) دجال مردود کی حقیقت جو احادیث مین آیا ہے کہ وہ مردہ کو زندہ کریگا اور اسکے ساتھ بہشت اور دوزخ ہوگا وغیرہ وغیرہ یہ مشرکانہ اعتقاد ہے اور توحید

ہوگا۔ حسبدن ابن مریم تم مین نازل ہوگا۔ اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا۔ اور تم مین سے ہی (اے امتی لوگو) پیدا ہوگا۔ ان احادیث مین جو تصرف آپنے کیا ہے۔ اور ان کے معانی کے بیان مین جس افترا سے کام لیا ہے اسکا بیان جواب کے ضمن مین بصفحہ ( ) و صفحہ ( ) آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ

۱ آپ فتح الاسلام مین بصفحہ ۱۴ فرمانے مین تب فارس کی نسل مین سے ایک ایسا مرد پیدا ہوگا جو اس زمانہ کی تعلیم دینے والا پیدا ہوگا۔ اگر ایمان ثریا مین معلق ہوتا تو وہ اُسے اُس جگہ سے بھی پالیتا۔ آپکا اپنے تئین اپنی اس خیال* حدیث کا مصداق ٹھہرانا اور فارسی الاصل قرار دینا۔ اور اسکے ساتھ مسیح موعود ہونیکا دعوے کرنا۔ صاف بتاتا ہے کہ آنیوالے مسیح کا آپکے نزدیک فارسی الاصل ہونا آنحضرت کی زبان سے بیان ہوا ہے ایسا ہی آپکے ہوپالی حواری نے آپکو کلام ہو سمجھا چنانچہ اپنے رسالہ اعلام الناس کے صفحہ ۵۴ مین کہا ہے نسب اسکا صحیح مسلم وغیرہ مین یہ لکھا ہے لو کان العلم معلقا بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس۔ ایک مسلمان ہوگا اور شریعت قرانی کے موافق عملی کریگا اور مسلمانون کی طرح صوم و صلوٰۃ وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانون مین پیدا ہوگا اور انکا امام ہوگا۔ اور کوئی جداگانہ دین نہ لاویگا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعوے نہین کرے گا یہ سب صفات اس مسیح الزمان مین موجود ہین"۔

۱ آپنے ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۲۸ مین لکھا ہے جب ہم ان دوسری حدیثون کو دیکھتے ہین جو دجال معہود کے ظاہر ہونیکا وقت اس دنیا کا آخری زمانہ بتلاتی ہین تو وہ سراسر

* خیال حدیث اسلئے کہا گیا ہے کہ واقعی حدیث کے الفاظ اور ہین

قرآنی کی مخالف۔

الیسے مضامین سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہین کہ جو نہ عند العقل درست و صحیح ٹہر سکتی ہین اور نہ عند الشرع اسلامی توحید کے موافق ہین۔ چنانچہ ہمنے قسم ثانی کے ظہور دجال کی نسبت ایک لمبی حدیث مسلم کی لکہکر معہ اسکے ترجمہ کے ناظرین کے سامنے کہہ دی ہے۔ ناظرین خود پڑہکر سوچ سکتے ہین کہ کہانتک یہہ اوصاف جو دجال معہود کی نسبت لکہی ہے عقل اور شرع کے مخالف پڑی ہوئی ہین۔ یہ بات بہت صاف اور روشن ہے کہ اگر ہم اس دمشقی حدیث کو اسکے ظاہری معنون پر حمل کرکے اسکو صحیح اور خدا خدا اور رسول مان لین تو ہمین اسبات پر ایمان لانا ہوگا کہ فی الحقیقت دجال کو ایک قسم کی قوت خدائی دیجائیگی اور زمین و آسمان اسکا کہا مانین گے اور خدا تعالی کی طرح فقط اسکے ارادہ سے سب کچہ ہوتا جائیگا بارش کو کہیگا ہو تو ہوجائیگی۔ بادلون کو حکم دیگا کہ فلان ملک کیطرف چلے جاؤ تو نے الفور چلے جائینگے۔ زمین کے بخارات اسکے حکم سے آسمان کی طرف اٹہینگے اور زمین گو کیسی ہی کلر و شور ہو فقط اسکے اشارہ سے عمدہ اور اول درجہ کی زراعت پیدا کریگی غرض جیسا کہ خدا تعالے کی شان ہے کہ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ اسیطرح وہ بھی کن فیکون سے سب کچہ کر دکہائیگا مارنا۔ زندہ کرنا اسکے اختیار مین ہوگا بہشت اور دوزخ اس کے ساتھ ہونگے۔ غرض زمین و آسمان دونون اسکی مٹہی مین آجائینگے۔ اور ایک عرصہ تک جو چالیس برس یا چالیس دن ہین بخوبی خدائی کا کام چلائیگا۔ اور الوہیت کے تمام اختیارات فعلاً اُس سے ظاہر ہونگے۔ اب مین پوچہتا ہون کہ کیا یہ مضمون جو اسحدیث کے ظاہر لفظون سے نکلتا ہے اوس موحدانہ تعلیم کے موافق و مطابق ہے جو قرآن شریف ہمین دیتا ہے کیا صدہا آیات قرآن ہمیشہ کے لئے یہ فیصلہ ناطق نہین سناتین کہ کسی زمانہ مین بھی خدائی کے اختیارات انسان ہالکۃ الذات باطلۃ الحقیقت کو حاصل نہین ہوسکتے کیا

(۱۲) حضرت مسیح کی نسبت مسلمانون کا یہہ اعتقاد کہ وہ زندہ[1] آسمانون پر اُٹہائے گئے ہین اور ابتک وہان زندہ موجود ہین۔ اور وہ اپنی دنیاوی زندگی مین مُردون کو زندہ کرتے اور مادرزاد اندہون کو اور کوڑہی کو اچھا کرتے اور مٹی سے جانور کی شکل بناتے تو وہ پرند بنجاتا احمقانہ اور مشرکانہ[2] اعتقاد ہے اور درحقیقت حضرت مسیح کی صرف روح آسمان پر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۶

مضمون اگر ظاہر پر حمل کیا جائے تو قرآنی توحید پر ایک سیاہ دہبہ نہین لگاتا۔ اور اس کے صفحہ ۲۳۱ مین اس خیال کے شرک ہونے پر ایک نظیر نقل کر کے لکھتے ہین۔ سوچنا چاہئے کہ یہ کتنا بڑا شرک ہے کچھ انتہا بہی ہے افسوس کہ ان لوگون کے دلون پر کیسے پردے پڑگئے کہ انہون نے استعارات کو حقیقت پر حمل کر کے ایک طوفان شرک کا برپا کر دیا ہے اور باوجود قراین قویہ کے ان استعارات کو قبول کرنا نہ چاہا جن کی حمایت مین قرآن کریم شمشیر برہنہ توحید کی لیکر کہڑا ہے"

[1] اشتہار ۲۰ مئی ۱۸۹۱ء مین آپنے حضرت مسیح کی زندگی کے اعتقاد کو شرک کا ستون قرار دیا اور یہ لکہا ہے کہ ہمارے گذشتہ علما نے اسطرف نہین خیال کیا اور یہ اعتقاد مسلمانون اور عیسائیون دونون نے برخلاف کتاب اللہ کے ٹہرا لیا ہے اسمین فرماتے ہین لیکن افسوس کہ ہمارے گذشتہ علما نے عیسائیون کے مقابل پہر کبہی اسطرف توجہ نکی حالانکہ اس ایک ہی بحث مین تمام بحثون کا خاتمہ ہو جاتا ہے عیسائی مذہب کا ستون جسکی پناہ مین انگلستان اور جرمن اور فرانس اور امریکہ اور روس وغیرہ کے عیسائی۔ ربنا المسیح ربنا المسیح پکار رہے ہین۔ صرف ایک یہی بات ہے اور وہ یہ ہے کہ بدقسمتی سے مسلمانون اور عیسائیون نے برخلاف کتاب الٰہی یہ خیال کر لیا ہے کہ مسیح آسمان پر مدت دراز سے زندہ ہے چلا آتا ہے اور کچھ شک نہین کہ اگر یہ ستون ٹوٹ جائے تو اس خیال باطل کے دور ہو جانے سے صفحہ دنیا یکلخت مخلوق پرستی سے پاک ہو جائے اور تمام یورپ اور ایشیا اور امریکہ ایک ہی مذہب توحید مین داخل ہو کر بہائیون کیطرح زندگی بسر کرین لیکن مینے حال کے مسلمانون مولویون کو خوب آزما لیا ہے وہ اس ستون کے ٹوٹ جانیسے سخت ناراض ہین۔ اور درپردہ مخلوق پرستی کے موید ہین۔

[2] اور ازالہ مین بصفحہ ۴۴۱ مذکور ہے۔ انجیل کو پڑہکر دیکہلو کہ یہی اعتراض ہمیشہ مسیح پر

اُٹھائی گئی ہے جیساکہ اَور انبیا کی۔ اور ان کے مردون کو زندہ کرنے اور اندھے کوڑھی کو اچھا کرنے سے گمراہون کو ہدایت کرنا مراد ہے۔

(۱۳) حضرت عیسے علیہ السلام کا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

نہ لے جانا ثابت ہے صفحہ ۱۲۷

رہا کہ اسنے کوئی معجزہ تو دکھایا ہی نہین یہہ کیسا مسیح ہے کیونکہ ایسا مردہ تو کوئی زندہ نہ ہوا کہ وہ بولتا اور اس جہان کا سب حال سُناتا اور اپنے وارثون کو نصیحت کرتا کہ مین تو دوزخ سے آیا ہون تم جلد ایمان لے آؤ اگر مسیح صاف طور پر یہودیون کے باپ دادے زندہ کرکے دکھا دیتا اور ان سے گواہی دلواتا تو بھلا کسکو انکار کی مجال تھی غرض پیغمبرون نے نشان تو دکھائے مگر پھر بھی بے ایمانون سے مخفی رہے۔ ایسا ہی یہ عاجز بھی خالی نہین آیا بلکہ مردون کو زندہ ہونے کے لیے بہت سا الہامات خدا تعالے نے اس عاجز کو بھی دیا ہے بیشک جو شخص اسپر غور سے پیئے گا زندہ ہو جائیگا۔ بلاشبہ مین اقرار کرتا ہون کہ اگر میرے کلام سے مُردے زندہ نہون اور اندھے آنکھین نہ کھولین اور مجذوم صاف نہون تو مین خدا تعالے کی طرف سے نہین آیا۔ اور اسکے صفحہ ۲۹۵ مین ہے بعض لوگ موحدین کے فرقہ مین سے بحوالہ آیت قرآنی یہہ اعتقاد رکھتے ہین کہ حضرت مسیح بن مریم انواع واقسام کے پرندے بناکر اور ان مین پھونک مارکر زندہ کردیا کرتے تھے چنانچہ اس بنا پر اس عاجز پر اعتراض کیا ہے کہ جسحالت مین مثیل مسیح ہونیکا دعوے ہے تو پھر آپ بھی کوئی مٹی کا پرندہ بناکر پھر اسکو زندہ کرکے دکھلائیے۔ ان تمام اوہام باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جس مین ایسا لکھا ہے متشابہات مین سے ہین اور ان کے یہہ معنی کرنا کہ گویا خدا تعالے نے اپنے ارادہ اور اذن سے حضرت عیسی کو صفات خالقیت مین شریک

کر رکھا تھا صریح الحاد اور سخت بے ایمانی ہے کیونکہ اگر خدا تعالےٰ اپنی
صفات خاصہ الوہیت ہی دوسروں کو دیسکتا ہے تو اُس سے اسکی خدائی باطل ہوتی ہے
اور صفحہ ۲۰۳ مین ہے اب جاننا چاہیئے۔ کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حضرت
مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا تاریخ سے ثابت ہے کہ اُن
دنون مین ایسے امور کیطرف لوگون کے خیالات جھکے ہوئے تھے
کہ جو شعبدہ بازی کی قسم مین سے اور دراصل بے سود اور عوام کو
فریفتہ کرنے والے تھے وہ لوگ جو فرعون کے وقت مین مصر مین
ایسے ایسے کام کرتے تھے جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے تھے اور کئی قسم
کے جانور تیار کر کے انکو زندہ جانورون کی طرح چلا دیتے تھے وہ
حضرت مسیح کے وقت مین عام طور پر یہودیون کے ملکون مین
پھیل گئے تھے اور یہودیون نے اُنکے بہت سے ساحرانہ کام
سیکھ لئے تھے جیسا کہ قرآن کریم بھی اسبات کا شاہد ہے سو کچھ
تعجب کی جگہہ نہین کہ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے
ایسے طریق پر اطلاع دیدی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے
دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے
پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہین تو پیرون سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح
ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھہ بائیس ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام ہی کرتے
رہے ہین اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جسمین کلون کے
ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتون کے بنانیمین عقل تیز ہو جاتی ہے اور صفحہ ۲۰۵ مین ہے
ماسوا اسکے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزی
طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور مین آسکین کیونکہ

عمل الترب ہین جسکو زمانہ حال مین مسمیریزم کہتے ہین ایسے ایسے
عجائبات ہین کہ اُسمین پوری پوری مشق کرنیوالے اپنی روح
کی گرمی دوسری چیزون پر ڈالکر اُن چیزون کو زندہ کے مرادف کر دیتے
ہین۔ انسان کی روح مین کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل
بیجان ہی ڈال سکتی ہے تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتے ہین جو زندون سے صادر ہوا
کرتے ہین۔ اور صفحہ ۳۰۶ مین مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسا جانور جو مٹی یا لکڑی وغیرہ سے
بنایا جاوے اور عمل الترب سے اپنے روح کی گرمی اسکو پہنچائی جاوے وہ درحقیقت زندہ نہین
ہوتا بلکہ بدستور بیجان اور جماد ہوتا ہے صرف عامل کی روح کی گرمی بارود کی طرح اسکو
جنبش مین لاتی ہے اور صفحہ ۳۰۹ مین ہے بہرحال مسیح کی یہہ تربیہ کارروائیان
زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تہین۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے
کہ یہہ عمل ایسا قدر کے لایق نہین جیسا کہ عوام الناس اسکو خیال کرتی
ہین اگر یہہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالے
کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیون مین حضرت
ابن مریم سے کم نہ تھا لیکن مجھے وہ روحانی طریق پسند ہے جسپر ہمارے
نبی صلعم نے قدم مارا ہے اور حضرت مسیح نے بھی اس عمل جسمانی
کو یہودیون کے جسمانی اور پست خیالات کیوجہ سے جو ان کے
فطرت مین مرکوز تھی باذن و حکم الٰہی اختیار کیا تھا ورنہ در اصل مسیح
کو بھی یہ عمل پسند نہ تھا۔ واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہہ ہے کہ جو شخص
اپنے تئین اس مشغولی مین ڈالے اور جسمانی مرضون کے رفع دفع کرنیکے لئے اپنی دلی و دماغی
طاقتون کو خرچ کرتا رہے وہ اپنی ان روحانی تاثیرون مین جو روح پر اثر ڈالکر روحانی بیماریون کو
دور کرتی ہین بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے اور امر منویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل

اپنے جسم کے ساتھہ آسمان پر جانا قانون قدرت (یعنے نیچر) کے برخلاف ہے اور خدا تعالے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۹

مقصد ہو اسکے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہو یہی وجہ ہو کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتون کے کامل طور پر دلونمین قائم کرنے کے بارے مین اُنکی کارروائیون کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔ حضرت مسیح کے عمل الترب سے وہ مُردے جو زندہ ہوتے تہے یعنے وہ قریب الموت آدمی جو گویا نئے سرے زندہ ہو جاتے تہے وہ بلا توقف چند منٹ مین مرجاتے تہے کیونکہ بذریعہ عمل الترب روح کی گرمی اور زندگی صرف عارضی طور پر ان مین پیدا ہو جاتی تہی در اسکے صفحہ ۳۲۲ مین ہے غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ اعتقاد ہے کہ مسیح مٹی کے پرند بناکر اور ان مین پہونک مار کر انہین سچ مچ کے جانور بنا دیتا تہا نہین بلکہ صرف عمل الترب تہا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تہا × × بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کہیل کی قسم مین سے تہا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی رہتی تہی"

۱ توضیح کے صفحہ ۹ مین آپ لکہتے ہین کفار مکہ نے ہمارے سید و مولی حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم سے مانگا تہا کہ آسمان پر ہمارے روبرو چڑہین اور روبرو ہی اُترین اور اُنہین جواب ملا تہا کہ قل سبحان ربی یعنے خدا تعالے کی شان اس سے پاک ہے کہ ایسے کہلے کہلے خوارق اس دار الابتلا مین دکہاوے اور ایمان بالغیب کی حکمت کو تلف کرے آپ مین کہتا ہون کہ جو امر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے جو افضل الانبیا تہے جائز نہین اور سنت اللہ سے باہر سمجہا گیا وہ حضرت مسیح کے لئے کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ اور صفحہ ۶ مین لکہتے ہین قانون قدرت بہی اسی کو چاہتا اور اُسی کو مانتا ہو اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۴۵ مین لکہتے ہین ماسوائے اسکے اور کئی طریق سے اُن پرانے خیالات پر سخت اعتراض عقل کے وارد ہوتے ہین جنسے مخلصی حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہین آتی × × از انجملہ ایک یہ اعتراض

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

کا ایسے خوارق دنیا مین دکھانا اپنی حکمت اور ایمان بالغیب کو تلف کرتا ہے۔
(۱۴) لیلۃ القدر سے جسکا ذکر قرآن مین ہے رات مراد نہین بلکہ وہ زمانہ مراد ہے

نیچریہ کا فلسفہ کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زہیر تک پہنچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتین اسبات کو ثابت کر چکی ہین کہ بعض بلند پہاڑون کی چوٹیون پر پہنچکر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوتی ہے کہ جسمین زندہ رہنا ممکن نہین پس اس جسم کا کرہ ماہتاب یا کرہ آفتاب تک پہنچنا کسقدر لغو خیال ہے + حاشیہ — اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات مین سے ہے تو پھر آنحضرت صلعم کا معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جایز ہوگا تو اسکا جواب یہ ہو کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہین تھا بلکہ وہ نہایت اعلے درجہ کا کشف تھا اور اسکے صفحہ ۱۴۶ مین ہے۔ پھر مسیح کے بارے مین یہہ بھی سوچنا چاہئے کہ کیا طبعی اور فلسفی لوگ اس خیال پر نہین ہنسینگے کہ جبکہ تیس چالیس ہزار فٹ تک زمین سے اوپر کیطرف جانا موت کا موجب ہے تو حضرت مسیح اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان تک کیونکر پہنچ گئے۔

لہ آپ فتح الاسلام مین بصفحہ ۵۴ لکھتے ہین تم سمجھتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے۔ لیلۃ القدر اس ظلماتی زمانہ کا نام ہے جسکی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے اس لئے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دور کرے۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر رکھا گیا ہے۔ مگر درحقیقت یہ رات نہین ہے۔ یہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے